احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

پیر 17 مئی 2004ء

روزنامہ
C.P.L 29
ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 17 مئی 2004ء 26 ربیع الاول 1425 ہجری - 17 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 106

عمل صالح

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے۔فرمایا وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی پھر میرے پوچھنے پر فرمایا اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل الصلوۃ لوقتہا حدیث نمبر 496)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میر ناصر نواب صاحب اپنی اہلیہ کے علاج کی غرض سے 1876ء کے اوائل میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے علاج کراتے رہے۔ اگلے سال 1877ء میں حضرت میر صاحب کی مرزا غلام قادر مرحوم کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیان کے مطابق یہ وہ زمانہ تھا جب کہ حضرت اقدس ''براہین احمدیہ'' لکھ رہے تھے۔ حضرت میر صاحب کے زیادہ مراسم گو آپ کے بڑے بھائی سے تھے لیکن ابتدائی ملاقات ہی سے آپ کے دل پر حضرت مسیح موعود کی تقویٰ شعاری، عبادت اور ریاضت اور گوشہ گزینی نقش ہوگئی جس کا کبھی کبھی گھر میں آ کر اظہار کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ ''مرزا غلام قادر کا چھوٹا بھائی بہت نیک اور متقی ہے'' چند ماہ بعد ان کی تبدیلی قادیان سے لاہور میں ہو گئی تو وہ چند روز کے لئے اپنے اہل خانہ کو حضور کے مشورہ کے احترام میں بے تامل آپ ہی کے ہاں چھوڑ گئے اور جب وہاں مکان کا بندوبست ہوگیا تو پھر انہیں لے گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''میں نے اپنے گھر والوں سے سنا کہ جب تک میرے گھر کے لوگ مرزا صاحب کے گھر میں رہے مرزا صاحب کبھی گھر میں داخل نہیں ہوئے بلکہ باہر کے مکان میں رہے۔ اس قدر ان کو میری عزت کا خیال تھا۔ وہ بھی عجب وقت تھا حضرت صاحب گوشہ نشین تھے، عبادت اور تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔ لالہ شرمپت اور ملاوامل کبھی کبھی حضرت صاحب کے پاس آیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کے کشف اور الہام سنا کرتے تھے بلکہ کئی کشوف اور الہاموں کے پورے ہونے کے گواہ بھی ہیں۔ اس وقت یہ سچے اور نرم دل تھے۔

حضرت میر صاحب ابتداءً قادیان میں رہائش پذیر ہوئے تو انہیں حضرت مسیح موعود کے ساتھ اکثر نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا اور وہ نماز کے بعد حضور سے علمی اور فقہی مسائل پر بھی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 131)

27 مئی کے پروگرام

امراء اضلاع وصدر صاحبان اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ 27 مئی یوم قدرت ثانیہ کی مناسبت سے پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سالانہ تربیتی کلاس

شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 48ویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ یکم تا 13 مئی 2004ء ایوان محمود ربوہ میں کامیابی سے منعقد ہوئی۔ پاکستان بھر سے میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے ایک ہزار سے زائد طلباء نے اس میں شرکت کی۔ اس کلاس کا افتتاح مورخہ یکم مئی صبح ساڑھے آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کیا تھا۔ آپ نے طلباء کو کلاس سے بھرپور استفادہ کرنے، جو سیکھیں اس کو یاد رکھنے اور اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں آپ نے کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

تدریسی اوقات میں قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ، حدیث، فقہ، عربی بول اور کلام کے مضامین پڑھائے گئے اور تقاریر کی مشق بھی کروائی گئی۔ اس کے علاوہ نماز تہجد، ورزش، وقار عمل اور کھیل کا اہتمام کیا گیا۔ نیز طلباء کے ایک گروپ کو روزانہ بعد نماز عشاء ہنر بھی سکھایا جاتا رہا۔ شعبہ سمعی بصری کے تحت معلوماتی پروگرامز بھی دکھائے جاتے رہے۔ علماء سلسلہ سے مختلف تربیتی وعلمی لیکچر کروائے گئے۔ تین مجالس سوال و جواب ہوئیں 12 مئی کو تحریری امتحان لیا گیا۔ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 13 مئی 2004ء کو ساڑھے دس بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نصیر احمد انجم صاحب ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ امسال 48 اضلاع کی 304 مجالس کے 1037 طلباء نے

(باقی صفحہ 8 پر)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(122)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قلب کی فتح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

غالباً جماعت لاہور کے بعض دوست کسی گاؤں میں گئے تو گاؤں والوں نے انہیں مارا۔ اور بعض اشیاء چھین لیں۔ کسی کی پگڑی۔ کسی کا کُلّاہ اور کسی کی کوئی اور چیز چھینی گئی مگر جب وہ واپس آ رہے تھے تو ایک شخص قریباً ایک میل سے بھاگتا ہوا آ کر ان سے ملا۔ اس نے کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی اور روتا ہوا یہ کہہ رہا تھا یہ لے لو اور ہمارے گاؤں والوں کے لئے بددعا نہ کرنا۔ انہوں نے بہت ظلم کیا ہے۔ یہ قلب کی فتح تھی جس وقت ہمارے دوست مار کھا رہے تھے فرشتے ان کی فتح کے سامان کر رہے تھے یہی چیز ہے جس سے تم جیت سکتے ہو۔ (خطبات محمود جلد 15 ص 9)

دعا کی برکت

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود جماعت احمدیہ ترگڑی بیان فرماتے ہیں: نماز مغرب کا وقت تھا حضرت صاحب سیر سے واپس آ رہے تھے اور لوگ نماز کی تیاری میں مصروف تھے۔ تو میں نے حضرت اقدس کو سیڑھی پر مصافحہ کر کے دعا کی درخواست اور اپنے والد میاں جمال الدین صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ کہ میرا والد سلسلہ کا مخالف ہے۔ حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ اس کا کیا نام ہے؟ میں نے اس کا نام جمال الدین بتایا۔ پھر میرا نام دریافت کیا۔ تو اللہ دتہ بتایا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم دعاؤں میں لگے رہو۔ اور ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ پھر رخصت ہوتے وقت بھی حضرت اقدس نے یہی کلمات فرمائے۔ اور اندر چلے گئے اور والد صاحب نے بعد ازاں سخت مخالفت کی۔ سولہ سال برابر مخالفت پر اڑا رہا۔ مگر دعا برابر کرتا رہا۔ ایک دفعہ جلسہ پر جانے کے لئے میں نے ان کو تحریک کی کہ آپ کم از کم قادیان جلسہ دیکھو۔ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ جلسہ پر آنے سے پہلے والد صاحب نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک حق اور جھوٹ نہ دیکھوں۔ مجھے موت نہیں آئے گی۔ تمہارے کہنے پر نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ والد صاحب اپنی مرضی سے جلسہ پر آ گئے اور جلسہ کے دوران میں بیعت کر لی۔ اور بعد ازاں ایک سال تک زندہ رہے۔ اور 1924ء بروز جمعہ مارچ شروع میں فوت ہو گئے۔

(الفضل 3 / مارچ 2003ء)

اعتراض کو صحیح طور پر پیش کرنا

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ دشمن کی سچائی کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی خوبی کو خوبی نہیں سمجھتے اور اس طرح نقصان اٹھاتے ہیں۔ میری فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ میں دشمن کے اعتراض کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں چاہے میرا جواب اسے تسلی دے سکے یا نہ دے سکے مگر وہ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوتا ہے کہ میں نے اس کے سوال کو خوب اچھی طرح سمجھا اور بیان کر دیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے لاہور میں ایک لیکچر دیا جو کالجوں کے طلباء اور پروفیسروں کے لئے تھا۔ میں نے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ لیکچر کے بعد پروفیسر صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کے جوابات سے تو میں مطمئن نہیں (پہلی بار ہی بات سن کر مطمئن ہونا کوئی ضروری نہیں) مگر میں ایک بات مانتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ نے کسی اعتراض میں تخفیف بالکل نہیں کی۔ مخالف فریق کا ایک بلند پایہ عالم جس طرح اپنے اعتراضات کو پیش کرتا ہے اسی طرح آپ نے کر دیئے ہیں بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مخالف کے اعتراض میں کمی کر کے پیش کرتے ہیں۔ کچھ حصہ پہلے چھوڑ دیتے ہیں کچھ پیچھے اور اس طرح اسے کمزور کر کے پیش کرتے ہیں اور پھر جواب دیتے ہیں۔ مگر یہ صحیح طریق نہیں۔ اعتراض کو صحیح طور پر پیش کر کے جواب دینا چاہئے۔ یہ الگ بات ہے کہ مخالف کی تسلی نہ ہو۔ مگر ایک دفعہ تسلی نہ ہوگی تو دوسری دفعہ ہو جائے گی دوسری دفعہ نہ ہوگی تیسری دفعہ ہو جائے گی مگر اس پر یہ اثر ضرور ہوگا کہ اس کے سوال کو دیانت داری سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مخالف پر یہ اثر ہوگا کہ میرا مخالف دیانت دار آدمی ہے لیکن اگر اس کے اعتراض کو ہی پوری طرح پیش نہ کیا جائے۔ کچھ ادھر سے گرا دیا جائے کچھ ادھر سے اور اس طرح اسے کمزور کر کے جواب دیا جائے یہ تو ممکن ہے کہ اس وقت مجلس میں عارضی طور پر واہ واہ ہو جائے اور عوام الناس کہہ دیں کہ خوب جواب دیا مگر اہل علم لوگ یہی کہیں گے کہ یہ سوال اس کا اپنا تھا جس کا آپ ہی جواب دے دیا۔ یہ جواب مخالف کے سوال کا نہ تھا۔

(الفضل 10 / جون 1960ء)

کارنول کاؤنٹی برطانیہ میں بعض پروگرام

کارنول کاؤنٹی کونسل کی طرف سے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن کو ایک چار روزہ پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام کا مقصد کاؤنٹی میں دین حق کے بارہ میں آگاہی بڑھانا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کاؤنٹی کی طرف سے کسی احمدی لیڈر کو کاؤنٹی کے ہم مذہبی اور سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کے لئے بلایا گیا۔ مکرم امام صاحب کے ہمراہ مکرم مولانا ابراہیم نونن صاحب مربی (آئرلینڈ)، مکرم مولانا مبارک احمد بسرا صاحب (ریجنل مربی ساؤتھ ویسٹ) اور مکرم رشید احمد صاحب (ریجنل امیر ساؤتھ ویسٹ) نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز یکم ستمبر بروز سوموار ریجنل امیر صاحب کے گھر رات کے کھانے پر ہوا۔ جس میں Mick Howell (جو کہ چیف فائر آفیسر اور کاؤنٹی میں قائم مساوات اور بھلائی کے مشاورتی بورڈ کے چیئرمین ہیں) اور Bert Biscoe (سرکاری نمائندہ برائے کاؤنٹی کونسل برائے Corporate Support) نے بھی شرکت کی۔ ابتدائی بات چیت میں اس سلسلہ میں مزید پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ہر پروگرام کا آغاز مکرم امام صاحب کی تقریر سے ہوگا جس کے بعد ان سے سوالات کئے جائیں گے۔

عیسائی نمائندوں سے ملاقات

منگل کو کاؤنٹی ہال Truro میں کاؤنٹی کے مذہبی نمائندگان کے ساتھ بہت مفید اور مثبت بات چیت کی گئی۔ اس پروگرام میں مختلف عیسائی فرقوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر Truro کے بشپ Rt.Rev.Bill Ind بھی موجود تھے۔ مکرم امام صاحب نے اپنے خطاب میں مذہبی اور معاشرتی ہم آہنگی کے بارہ میں دینی نظریہ کی وضاحت کی۔ انہوں نے مذہبی آزادی اور ملکی قوانین کے احترام کے بارے میں مختلف قرآنی حوالہ جات دیئے۔ حاضرین نے دین حق کے بارہ میں بہت سے سوالات کئے۔

پروگرام کے اختتام پر کارنول کاؤنٹی کے چیئرمین Mr.Phil Tregunna کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ انہوں نے مذہبی ہم آہنگی پھیلانے کی کوششوں کے لئے مکرم امام صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ سہ پہر کو احمدیہ وفد کو Eden Project دکھانے کے لئے لے جایا گیا۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا Green house ہے جہاں ساری دنیا سے پودے اور درخت لائے گئے ہیں۔

اگلے روز مکرم امام صاحب نے کونسل کے 30 سے زائد ممبران سے ملاقات کی۔ ان ممبران میں کونسلرز اور اہم سرکاری نمائندے شامل تھے۔ اس موقع پر ایک باہمی بات چیت بھی کی گئی جس کا مقصد دین کی حقیقت کو سمجھنا اور اس بات کا جائزہ لینا تھا کہ کاؤنٹی میں دین حق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ لنچ کے بعد وفد کو کارنول کا مشہور میوزیم Maritime دکھایا گیا۔

آخری دن وفد نے کونسل کے Equality Champions سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مکرم امام صاحب نے زندگی کے ہر شعبہ میں دینی مساوات کے نظریہ کے بارہ میں بتایا۔ اس موقع پر مختلف سوالات کئے گئے جن کے بہت دلچسپ جواب دیئے گئے۔ اس بحث کے نتیجہ میں دین کے بارہ میں ایک بالکل نیا تصور قائم ہوا۔ ایک اور بحث اس سلسلہ میں کی گئی کہ کونسل دین حق کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کر سکتی ہے۔ چیف فائر آفیسر اور مساوات و بھلائی کے مشاورتی بورڈ کے چیئرمین جناب Mick Howell نے کہا کہ اس بحث کا بہت اچھا نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے اور لوگوں کو مکرم امام صاحب سے سوالات کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس پروگرام میں شرکت کرنے پر مکرم امام صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح کارپوریٹ سپورٹ کے لئے کاؤنٹی کونسل میں سرکاری نمائندے جناب Bert Biscoe نے بھی پروگرام کے انعقاد کی کوششوں کے لئے مکرم ریجنل امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ کاؤنٹی کے سب اخباروں نے اس پروگرام کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ ان اخباروں میں Cornish Guardian, The West Brition, The Western Morning News اور Newquay Voice شامل ہیں۔ ITV ساؤتھ ویسٹ نے مکرم امام صاحب کا ایک مختصر انٹرویو بھی لیا جسے بعد میں نشر کیا گیا۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ دسمبر 2003ء)

تہجد قضا نہیں کی

ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کے لئے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر میں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 85ء ص 89)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

میرے ابا حضرت میاں عبدالعزیز صاحب نون رفیق حضرت مسیح موعود

مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ

(قسط دوم آخر)

مجھے تو ابا کے میزبان رہنے کی وجہ سے ان سے عقیدت تھی۔ بہر حال وہ طویل مقدمہ چلا نہ بار بار کے لمبے سفر نے کبھی والد صاحب کو پریشان کیا۔ نہ متوقع فیصلے سے کبھی گھبرائے۔ ہاں سیدنا حضرت مصلح موعود کو برابر دعا کی درخواست بھجواتے رہے۔ آخر مقدمہ کے فیصلہ کا دن آ گیا۔

ہفتہ کے روز تاریخ فیصلہ تھی۔ اور قید سخت کی سزا کا خطرہ تھا۔ اس سے پہلے جمعہ کے روز چنیوٹ پہنچے تو بیت احمدیہ میں نماز جمعہ ادا کی۔ چند احمدی ہی اس زمانے میں چنیوٹ میں تھے۔ اجنبی کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا تو بتایا کہ میں حلال پور تھانہ مڈھ رانجھا کا رہنے والا ہوں۔ کل میرے مقدمہ کا فیصلہ ہے دعا کریں۔

حاضرین نماز جمعہ میں سے ایک غریب حجام تھا۔ اس نے تفصیل ابا سے الگ ہو کر پوچھی۔ اور وعدہ کیا کہ کل احاطہ عدالت میں پھر تمہیں ملوں گا۔ عرش الٰہی سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس معمولی سے "تنکے" کے ذریعے اللہ قادر کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور اس نے ڈوبتی کشتی کو بچا لیا۔ وہ حجام ہفتہ کے روز صبح احاطہ کچہری میں پھر ابا کو ملا۔ اور بتایا کہ انشاءاللہ تم بری ہو جاؤ گے۔ اور پھر تفصیل سنائی۔ کہ آج رات میں ہندو مجسٹریٹ کے گھر گیا۔ اس کی حجامت بنایا کرتا ہوں۔ رات کے وقت آنے پر وہ حیران ہوا کہ تم اس وقت کیسے آئے ہو۔ تو اس نے کہا جی ضروری کام ہے۔ کیا کام ہے۔ وعدہ فرمائیں کہ کام کر دیں گے تو عرض کروں گا۔ اور ساتھ اس نے دلیل یہ دی کہ سیٹھ صاحب میں آپکا جدی پشتی کمین تو نہیں ہوں۔ میں تو چار آنے لے کر آپکی حجامت بنا جاتا ہوں۔ اس لیے میرا دعویٰ یا مان تو آپ پر اس طرح نہیں جس طرح جدی کمیوں کا ہوتا ہے۔ مگر میرا یہ کام کر دیں۔ جب تک زندہ رہوں گا۔ آپ کے لیے اور آپ کے اہل وعیال کے لیے اللہ کے حضور دعائیں کرتا رہوں گا۔ اور ساتھ وضاحت کی کہ یہ کوئی رسمی پیشکش اور رسمی رواجی دعا نہیں ہوگی اور نہ ہی ہم اس قسم کی دعا کے قائل ہیں۔ مجسٹریٹ نے کہا اچھا اگر میں کر سکتا ہوا تو کر دوں گا۔ تو اس حجام نے کہا کہ جناب قلم آپ کے ہاتھ میں ہے اگر میرا کام کر دیں تو آپ کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ بولو کیا کام ہے۔ اس نے کہا کہ جناب میرے بھائی کا مقدمہ آپ کے پاس ہے اور کل فیصلہ ہے، اسے بری کرانا ہے۔ آپ کا کون سا بھائی؟ پہلے تو کبھی آپ نے ذکر نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ جناب مجھے آج ہی پتہ چلا ہے۔ وہ ملزم ہیں عبدالعزیز نون۔ اس نے کہا تو نائی اور وہ نون؟ تھانہ مڈھ رانجھا کا؟ آپ کا بھائی کہاں سے ہے؟ اس نے کہا جناب وہ بھی احمدی ہیں اور میں بھی احمدی ہوں۔ ہم بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ اس نے آگے سے مقدمہ کے مدعیوں کے اثر ورسوخ اور مقدمہ کی سنگینی کا ذکر کیا۔ اس نے کہا۔ جناب آپ ماشاءاللہ خود بھی بڑے خاندانی آدمی ہیں۔ یہ لالے آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ بالآخر اس نے کہا بہت اچھا۔ میں اسے تمہاری خاطر بری کر دوں گا۔

ابا نے یہ بات سنی۔ سردی کا موسم تھا۔ ہندو سیٹھ بڑی بڑی پگڑیوں والے مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لیے بڑی تعداد میں کچہری آئے ہوئے تھے۔ بہت دیر ہو گئی۔ تو اکثر گھروں کو چلے گئے۔ انہیں یقین تھا کہ مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہی ہوگا۔ ایک آدمی کو مقرر کیا کہ تم ہمیں بتا دینا کتنی سزائے قید ہوئی ہے۔ آخر 4 بجے کے قریب سورج کی روشنی جب پیلی پڑ چکی تھی کہ ابا کو پکار ہوئی۔ اور مجسٹریٹ نے کہا۔ تمہیں بری کرتا ہوں۔ سچ ہے ۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

ابا کے مرشد کو مدتوں پہلے سے مژدہ سنا دیا گیا تھا۔ کہ "آگ تیری غلام بلکہ تیرے غلاموں کی غلام ہے۔" حضرت مسیح موعود نے اپنے جان نثاروں کو جو سبق پڑھائے تھے۔ ان میں اوّل نمبر خدائے قادر و یکتا پر یقین کامل اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرنے اور نہ جھکنے کا درس نمبر ایک کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضور کا اپنا احوال تو خالصتاً للّٰہی رنگ رکھتا تھا۔ اور حسب مراتب آپکے متبعین خصوصاً رفقاء کرام نے بھی اپنے آقا و مطاع کی اتباع میں وہی روش اختیار کر لی تھی۔ حضور فرماتے ہیں اور کس دلیری اور ایمان وایقان سے لبریز ہو کر فرماتے ہیں۔

دلبر کی راہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باولا یہی ہے

میرے والد صاحب کے تعلقات بلاتمیز مذہب و ملت دوستانہ اور مشفقانہ سب کے ساتھ تھے۔ ہمارا منشی بھی ہندو تھا۔ ہندو مزارع کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ہندو دکانداروں کو مفت جگہیں دکانوں اور مکانوں کے لیے دی ہوئی تھیں۔ وہ بھی مخلصانہ اور مودبانہ سلوک والد صاحب سے کرتے تھے۔ اوپر چنیوٹ میں جس مقدمہ کا ذکر کیا ہے اس میں اول فریق تو دیوی رتہ مل تھا۔ جس کی بیٹی احمدی ہو گئی تھی۔ مگر اس نے اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔ بلکہ پہلے جیسے تعلقات ہی رکھے۔

1942ء میں میری شادی ہوئی۔ اپنی برادری میں دعوت طعام جس طرح عام لوگ دیا کرتے ہیں۔ وہ تو ابا نے بھی اسی طرح کیا۔ مگر اس میں گاؤں بلکہ شاید یہ علاقے کی تاریخ میں پہلی اور آخری بار یہ اضافہ والد صاحب نے کیا۔ کہ سارے گاؤں میں جتنے ہندو تھے۔ ان سب کی بھی ضیافت کی۔ ملارام بڑا معتمد ابا جان کا ہوتا تھا۔ اس سے مشورہ کیا کہ لوگ بلا استثناء گائے وغیرہ کا گوشت پکا کر تقسیم کرتے ہیں ہم یہ ہرگز نہیں کریں گے۔ اور مڈھ رانجھا سے قصائیوں کو بکرے سپلائی کرنے کا ٹھیکہ دیا ہے۔ آپ چاہیں تو کچا راشن لے کر اپنے انتظام کے تحت ہندوؤں کے لیے کھانا پکوا لیں۔ اور ہندوؤں میں تقسیم کر دیں۔ ملارام نے کہا کہ جناب بکرے کا گوشت اور چینی کا حلوہ (عام طور پر لوگ شادیوں پر گڑ کا حلوہ پکاتے تھے) آپ نے بھی پکانا ہے اور اس میں ہمیں کیا اعتراض ہے۔ آپ کے گھر کا کھانا ہی کھائیں گے۔ چنانچہ اس نے ساری ہندو برادری سے مشورہ کر کے یہی فیصلہ کیا۔ ہر چند کہ وہ ایک انوکھا انتظام تھا۔ کہ ہندوؤں کے گھروں میں بہ افراط کھانا بھجوایا گیا۔ اور برادری کو بھی گویا ایں نسخہ از بیاض مسیحا نوشتہ ایم ہی کی ایک ادنیٰ سی جھلک تھی۔ یہ بھی حضرت مسیح پاک کی تعلیم شفقت علیٰ خلق اللہ اور رواداری کا ہی ایک محدود مظاہرہ تھا۔ حضور نے ایسی روشن مثالیں اس سلسلے میں قائم کی ہوئی تھیں کہ کیا لالہ ملاوامل اور کیا لالہ شرمپت بلکہ کبھی متعصب آریوں کی طرف سے مخالفانہ اور معاندانہ سلوک بار بار تجربہ کرنے کے باوجود حضور نے ان کے ساتھ وہ فیاضانہ سلوک روا رکھا کہ کوئی اوزکب اس بارہ میں حضور کی گرد کو بھی پہنچ سکتا ہے۔

حضور کا یہ فرمان کہ "دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر" آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ اور حضور کا عمل حضور کے قول سے بھی بڑھ کر ارفع اخلاق کا نمونہ اور ایمان پرور رہا۔

میں نے جن رفقاء کرام کو دیکھا ان میں حضرت اقدس کی نورانی صفات کی جھلک علیٰ قدر مراتب کسی میں کم اور کسی میں زیادہ نظر آتی تھی۔ اور انہیں دیکھ کر انسان یہ محسوس کرتا تھا کہ یہ بھی اسی گلستان کا پھول ہے اور اس میں زیادہ پڑھے لکھے ہونے کی شرط بھی نہیں تھی۔ کیونکہ یہاں ڈگری اصل چیز نہیں بلکہ پاکیزہ فکری اور تقویٰ اللہ کی دولت کا حصول اصل مقیاس ہے۔

بجا کہ میں اپنے ابا کا اکلوتا بیٹا تھا مگر پیار ایسی دولت ہے جو زیادہ بھی ہو تو تقسیم ہو کر کم نہیں ہو جاتی سخت ناشکری ہوگی اگر میں کسی قدر ذکر اس پیار اور محبت کا نہ کروں جو میرے والد صاحب کو مجھ سے تھا۔ سبھی باپ بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا باپ بیٹے کا تعلق کوئی استثنا نہیں مگر جس قدر میں نے ابا سے دعائیں لیں اور جس قدر ان دعاؤں کی کیفیت مجھ پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ اس کا تذکرہ نہ کروں اور نقاب اوڑھے رکھوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ کی ناسپاسی ہوگی۔ میں اس خالق و مالک کا کس طرح شکر بجا لاؤں جس نے میرے باپ کے سینے میں رحمت اور حد درجہ شفقت اور ان کے رویے میں ربوبیت بھر دی تھی۔ یہ تو ممکن ہے کہ کوئی کسی سمندر کے پاتال تک پہنچ جائے۔ مگر کسی میں دم نہیں کہ میرے والد صاحب کے پیار کا پاتال پا سکے۔ اگر میں یہ کہوں کہ میرا نیم خواندہ باپ میرے لیے آداب اور تربیت اور اخلاق حسنہ اور تعلیم کی یونیورسٹی تھے تو اس میں ہرگز کچھ مبالغہ نہیں ۔ اس بے مثال درسگاہ کے اسباق اب تک نہیں بھولے۔ اور وہی میرے علم کی بنیاد ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ انسان کسی کی خاطر دنیا کو فراموش کر سکے۔ مگر میں نے تو اپنے والد صاحب کا مشاہدہ کیا کہ وہ مجھے پا کر اپنے آپ کو بھی فراموش کر بیٹھے تھے۔ اور کم وبیش یہی حال میرا بھی تھا کہ "رفیق" اور شفیق باپ کو میں نعمت عظمیٰ یقین کرتا تھا۔ ہمارے گاؤں کے باہر ایک میل تک ریت کے ٹیلے ہوتے تھے کوئی درخت نہ اوٹ ۔ میں بھلوال سکول میں پڑھتا تھا۔ گھر سے روانہ ہوتا تو ابا ساتھ گاؤں سے باہر تشریف لاتے وہاں کھڑے ہو کر جب تک میں گھوڑے پر سوار ہو کر آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاتا تھا۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے تھے لوگوں کو اس طرح دعاؤں کی لذت سے یکسر ناآشنائی تھی۔ وہ حیران ہوتے تھے کہ میاں جی اتنی دیر تک منہ چھپا کر کیا پڑھ رہے ہیں۔ اور جب دعا ختم کرتے تھے تو آپ کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگی ہوتی تھی اور یہ ہر ایک میرے سفر پر روانہ ہونے کے وقت لمبی اور پرسوز دعاؤں سے رخصت کرنا آپکا معمول تھا۔ نمازوں میں خصوصاً تہجد کی نماز میں کس قدر دعائیں کرتے ہوں گے وہ تو علیم وخبیر مالک الملک ہی جانے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ آنسو بہت محبوب ہیں جو اللہ کے حضور کسی آنکھ سے بہہ پڑیں۔ اور وہ ہاتھ جو اپنے رب کریم کے حضور پھیلائے جائیں وہی تکریم کے لائق ہیں اور جتنا کوئی

سمیع و مجیب کے حضور گڑگڑائے قادر خدا اس کی حاجات کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ جتنا بندہ مانگتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اسے ملتا ہے۔ جتنی کوئی اللہ کے حضور جھولی پسارتا ہے۔ اتنا وہ کریم و رحیم مولا بندے سے پیار کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں جو اب تک گذر اوقات کر رہا ہوں اور اتنی عمر میں بھی اللہ نے صحت و عافیت سے رکھا ہے۔ اور ہمیشہ سرخروئی اور تائید سماوی اور نصرت عزیزہ سے نوازتا رہا ہے یہ وہی مناجات ہیں جو میرے ''رفیق'' والد صاحب نے میرے لیے خود کی تھیں۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بھی بار بار درخواستیں کیں۔ ابا جان کی ان دعاؤں کا نظارہ آج بھی چشم تصور سے کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ بلا مبالغہ 15,20 منٹ تک کھڑے ہو کر اللہ کے حضور میرے لیے زاری کر رہے ہیں۔ تو اللہ کے فضلوں اور رحمتوں پر یقین بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور شدید احساس محرومی بھی کچوکے دیتا ہے اور پھر بلبلا کر پکار اٹھتا ہوں۔

کون میرے واسطے زاری کرے
درگہ ربی میں میرا جائے کون

تین خلفائے کرام کا مبارک دور میں نے دیکھا اور تینوں سے دعائیں لیں اور رفقائے کرام سے بھی۔ اب حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عہد مبارک ہے۔ حضور کو قریباً ہر ہفتے فیکس کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں اور بھی بزرگ خصوصاً میرے ٹی۔ آئی کالج کے اساتذہ بھی از راہ کرم میرے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اور خاندان اقدس کی خواتین مبارکہ بھی اور یہی میرا اثاثہ ہے۔ اور انہیں بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میری زندگی کی گاڑی رینگ رہی ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

کاش ہم جو رفیق باپ کی اولاد ہیں۔ اسی طرح ہم بھی اللہ کے حضور گڑگڑانا اور اسی در سے مانگنا اپنی عادت بنالیں۔ کیونکہ وہ دو دو رب کریم اس بندہ محتاج کو ضرور نوازتا ہے۔ جو غیروں سے منہ یکسر پھیر لے اور اسی کے در کا فقیر اور بھکاری بن جائے۔ مگر حالت یہ ہے کہ ادھر رفقاء کرام کی عبادت گذاری، انکساری اور اضطراری کیفیات کو یاد کرتے ہیں۔ ادھر اپنی حالت پہ نگاہ ڈالتے ہیں تو بے اختیار پکار اٹھتے ہیں۔

خوش نصیبی پہ آپ کی کرتے ہیں رشک ہم
کہتے ہیں دل ہی دل میں یہ آنسو بہا بہا
یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

1947ء میں تقسیم ملک کا اعلان ہوا۔ تو ہندوستان میں شرپسندوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ اور اس میں نہ بوڑھوں کو نہ عورتوں کو اور نہ بچوں کو بخشا گیا۔ اور درندگی کے وہ مظاہرے دیکھنے میں آئے کہ جس سے انسانیت شرم کے مارے منہ چھپاتی پھرتی تھی۔

میں تو ٹی۔ آئی کالج میں پڑھتا تھا۔ جو قادیان سے ہجرت کرکے لاہور آ چکا تھا۔ گھر میں میرے والد صاحب اکیلے تھے۔ مگر اس علاقے میں بشمول نواحی ضلع گجرات کے بعض دیہات کے ہندوؤں کو جائے پناہ کی تلاش ہوئی۔ تو 150 کے قریب مرد و زن ہماری حویلی میں پناہ گزین ہوئے۔ کیونکہ انہیں ''رفیق'' حضرت اقدس کے علاوہ نہ کسی کی امان پر یقین تھا اور نہ کسی نے انہیں حملہ آوروں سے بچانے کی حامی بھری۔ بلکہ لوگ تو انہیں لوٹنے کے لیے موقعہ کی تلاش میں تھے۔ ہمارے گاؤں کے لوگوں کے دین میں بھی جوش پیدا ہوا ہوں تو وہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتے تھے اب موقعہ جانا کہ ان مجبوروں کو ڈرا دھمکا کر اپنے حلقہ میں شامل کر لیں۔ اور مفت میں جنت کے وارث بن جائیں کبھی چوہدری مانک بوسال کا اور کبھی کسی اور کا ہوا کھڑا کر دیتے۔ کہ وہ ''لشکر'' لے کر آ رہا ہے۔ اور سب کو تہ تیغ کر دیگا۔ عورتوں کو ساتھ لے جائے گا اور مردوں کو یہیں قتل کر دے گا۔ جب ان مجبوروں اور محصوروں نے ذلت اور موت آنکھوں کے سامنے دیکھ لی تو انہوں نے کہا۔ بہت اچھا ہم تمہارے دین پر آئے۔ پھر ان کی روٹیاں پکانے کے لیے چندہ بصورت غلہ وغیرہ اکٹھا کرنے لگے۔ (پہلے تو ہمارے ہاں سے کھانا کھا رہے تھے) مگر شرط یہ لگائی کہ بڑا گوشت کھلائیں گے۔ تاکہ ان کے مسلمان ہونے کا ثبوت مل سکے۔

جب اس سازش کا والد صاحب کو پتا چلا تو انہوں نے کہا بالکل نہیں۔ اگر کھانا نہیں کھلاتے تو نہ کھلائیں بڑے گوشت والی شرط ناجائز ہے۔ بہر حال وہ لوگ تین چار ہفتے تک ہمارے ہاں رہے۔ اور ابا نے مجھے سرگودھا بھیجا کہ افسران اعلیٰ کو کہہ کر انہیں ضلعی کیمپ میں منتقل کرا دیا جائے۔ کیونکہ گاؤں میں وہ لوگ خوفزدہ تھے۔ یہاں شہر سرگودھا میں محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ جج امیر جماعت تھے۔ وہ میرے ہمراہ ڈی۔ سی ہاؤس گئے۔ اور ڈپٹی کمشنر کو کہا کہ یہ ایک نوجوان اور اسکا باپ اتنی تعداد میں لوگوں کو تین چار ہفتے سے پناہ دیے ہوئے ہیں اور لوگ سخت جوش میں ہیں۔ ان کو انخلا کرائیں۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ان کے گھروں کو Seal کرکے انہیں سرگودھا کیمپوں میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں سے ان کی رخصتی کا نظارہ بھی بہت دلفگار تھا۔ وہ ابا کو گلے مل مل کر زار و قطار روتے ہوئے رخصت ہوئے۔ یہاں شہر کیمپ میں بھی ان کا قیام کم و بیش ایک ماہ رہا۔ ابا انہیں ملنے سرگودھا آئے۔ تو ایک ہندو نے کہا کہ میاں صاحب اگر نوازش کریں تو میرا سونا میرے ہندو رشتہ دار کے پاس موضع مثلیلہ میں پڑا ہے۔ اگر وہ آپ لا سکیں تو ہمارے لیے کچھ عرصہ کے لیے ان مصیبت کے دنوں میں اخراجات میں کفایت کر سکے گا۔

ابا جان کو مثلیلے والے جانتے نہیں تھے۔ مگر کیمپ والوں نے پیغام وغیرہ دیئے۔ ابا جان مثلیلہ گئے۔ اتفاق سے انہوں نے بھی اپنے رشتہ داروں سے ابا جان کا نام سنا ہوا تھا۔ اور ان کی دیانتداری کے قصے بھی۔ ان کے ہندو رشتہ داروں نے سنائے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک گٹھڑی میں سونے کے زیورات جو وزن میں کئی سیر تھے باندھ دیے۔ ابا نے رات للیانی گذاری وہاں کے عزیزوں نے بہت اعتراض کیا کہ لاکھوں روپے کا مال آپ ہندوؤں کو دینے جا رہے ہیں۔ ابا نے کہا انہیں کی امانت ہے انہیں واپس دوں گا۔ خدا کرے کیمپ کے باہر فوج یا پولیس والے نہ روکیں۔ نیت صاف ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ سارے کا سارا سونا مالک کو دے دیا۔ ایک اور نے کہا کہ میاں جی آپ کو تکلیف تو ہو گی مگر مثلیلہ میں میرا سونا بھی پڑا ہے۔ وہ بھی مثلیلہ سے لے کر سرگودھا کیمپ میں پہنچا دیا۔ ایک تو فطرتاً نیک نیت واقع ہوئے تھے۔ دوسرے حضرت مصلح موعود کا یہ فرمان بھی جاری ہو چکا تھا کہ یہاں سے جانے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ اور ہر قسم کی چھینا جھپٹی کو گناہ قرار دیا گیا تھا۔ یہ 55-56 سال پرانا واقع ہے اور وہ بھی حضرت مسیح موعود کے ایک غلام کا۔ آج تو یہ حالت ہے کہ

محتسب اب نہ وہ ہے نہ وہ پینے والے
بند خود ہی دریخانہ ہوا جاتا ہے

اور اگر ''حضرت شیخ'' کو اس واردات یعنی امانت کی ان کے مالکان کو پہنچانے کی بھنک پڑ جاتی تو نہ معلوم میرے والد صاحب پر کیا کیا فتوے داغے جاتے کیونکہ

فقیہ شہر سے اس کا جواز کیا پوچھیں
کہ چاندنی کو بھی حضرت حرام کہتے ہیں

بہر حال خیر گزری کسی کو انگشت نمائی کی توفیق ہی نہ ملی۔ ویسے حق بات یہ ہے کہ ابا کو کسی کی مخالفت کی پرواہ بھی کم ہی ہوتی تھی۔

المختصر میں نے نہ صرف اپنے والد کو بلکہ جن بھی رفقاء کرام سے میرا واسطہ پڑا انہیں امانت دیانت کا بہترین نمونہ اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے میں یکتا اور ہر کہ و مہ پر شفقت اور حسن سلوک میں عدیم المثال قومی نسلی اور مذہبی ہر قسم کے تعصبات سے یکسر پاک پایا۔ تقویٰ اللہ کی راہ میں قدم مارنے والے سب کے لیے محبت نفرت سے وہ ہمیشہ نفور رہتے۔ قادیان میں کالج کے زمانے میں حضرت مولانا شیر علی صاحب تو میرے گویا گارڈین تھے۔ انہیں بہت قریب سے دیکھا۔ انکی بے نفسی انکساری اور عبادت میں بے مثل ذوق و شوق اور اضطرار خلافت حقہ کی اطاعت اور چاکری...... کیا کروں انکی صفات حسنہ کا گنوانا میرے بس کی بات ہی نہیں۔

پھر ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت سید مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری سے بہت ملاقاتیں نصیب ہوئیں۔ خط و کتابت بھی رہی۔ ہر پھول کی دل موہ لینے والی خوشبو سونگھی۔ اور دل و جان کو معطر کیا۔ اور اس شیریں بیانی میں جب میں نے اپنے آپ کو بے بس پایا تو سیدنا حضرت مصلح موعود کے پر معارف کلام میں پناہ لی۔ حضور نے ان عشاق کا اس طرح نقشہ کھینچا تھا۔

بادۂ عرفاں سے تیری ان کے سر مخمور ہیں
جذبہ الفت سے تیرے ان کے دل معمور ہیں
ان کے سینوں سے اٹھا کرتے ہیں طوفاں رات دن
وہ زمانے بھر میں دیوانے ترے مشہور ہیں
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

حکایت لذیذ بود دراز تر گفتم والا معاملہ میرے ساتھ ہوا۔ والد صاحب کے بارہ میں کچھ لکھتے ہوئے جذبات کی رو میں بہہ جانا میری مجبوری تھی۔ جسے کچھ اہل دل ہی جانتے ہیں۔ چند منتشر واقعات ہی لکھے ہیں۔ اور وہ بھی بے ترتیبی کے ساتھ۔ کوئی مبسوط تحریر لکھنا تو میرے بس میں ہی نہیں تھا مگر

کتنی بے ربط تھی عشق کی گفتگو
جب مرتب ہوئی داستاں ہو گئی

قارئین کرام۔ دعا کریں کہ میرے والد صاحب کو بھی جنت الفردوس میں رفقاء کرام کی معیت اپنے آقا حضرت مسیح پاک اور اپنے اور اپنے مرشد کے بھی امام و مطاع کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور مجھے اور میرے ابا کی اولاد اور اولاد در اولاد کو تا قیامت احمدیت کے ساتھ ان معنوں میں منسلک رکھے جن معنوں میں حضرت اقدس کا منشا مبارک تھا۔ ورنہ صرف نام احمدی رکھا لینے سے تو کام نہیں بنتا۔ ع
ایں است کام دل اگر آید میسرم

سرفروشی

حضرت مصلح موعود نے اپنے دور خلافت میں 100 سے زائد تربیتی اور روحانی تحریکات جاری فرمائیں۔ نمازوں کا عشق جگایا، تہجد کے لئے بیدار کیا، قرآن کے معارف سنائے۔ الہامات اور غیبی خبروں سے ایمانوں کو جلا بخشی یہی وجہ تھی کہ جب 1923ء میں آپ نے تحریک شدھی کے مقابلہ کے لئے 150 سرفروشوں کی تحریک کی تو 1500 خدام نے لبیک کہا۔ جن میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکیل، صحافی اور زندگی کے متعدد پیشوں سے تعلق رکھنے والے معززین سرفہرست تھے جو اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرتے، کھانے خود پکاتے، میلوں پیدل چلتے، کئی کئی وقت فاقے کرتے۔ چلچلاتی دھوپ میں سر پہ سامان اٹھا کر سفر کرتے اور دین کی خدمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرتے۔

ہندوؤں نے ایمان پر ڈٹی رہنے والی مائی جمیا کی فصل کاٹنے سے انکار کر دیا تو بی اے اور ایم اے وکیل اور ڈاکٹر جنہوں نے کبھی زرعی آلات کو ہاتھ نہ لگایا تھا درانتیاں لے کر فصل کاٹنے لگے۔ ہاتھ زخمی کر لئے پاؤں چھلنی کر لئے مگر دین کی غیرت کا حق ادا کر دیا۔ تزکیہ نفس اسے ہی تو کہتے ہیں۔
(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 354، 355)

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد و معاون ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

18واں جلسہ سالانہ مغربی امریکہ 2003ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ پہلی مرتبہ سلیکون ویلی کی جماعت کے زیر اہتمام نہایت کامیابی سے گرین ویلی ہائی سکول سان ہوزے (Sangose) کے آڈیٹوریم اور جمنازیم میں ہوا۔

جلسہ کے تینوں دن 26 تا 28 دسمبر 2003ء کے پروگرام MTA USA نے پہلی مرتبہ Live نشر کئے۔

جگہ کا تعارف

امریکہ کے انتہائی مغرب میں بحرالکاہل کے ساتھ ساتھ کیلیفورنیا سٹیٹ ہے جس کے جنوب میں امریکہ کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا شہر لاس اینجلس ہے جس میں جماعت احمدیہ نے بڑی خوبصورت بیت الحمید بنائی ہے جس میں ہمارا جلسہ سالانہ 17 سالوں سے ہوتا آیا ہے۔ شمال کی طرف سان فرانسسکو امریکہ کا گیارہواں بڑا شہر ہے جس سے جنوب کی طرف ملحقہ وادی کو سلیکون ویلی کہتے ہیں جس کا اہم شہر سان ہوزے امریکہ کا چودھواں بڑا شہر ہے اسی شہر کی ایک پہاڑی پر حکومت نے گزشتہ سال گرین ویلی ہائی سکول تعمیر کیا ہے جس سے شہر کا نظارہ بہت ہی خوبصورت نظر آتا ہے ہماری خوش قسمتی کہ اس سکول میں پہلا پبلک فنکشن ہمارا جلسہ سالانہ ہوا اور حاضرین کی دعاؤں کا مرجع یہ سکول بنا رہا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

1970ء میں سان ہوزے اور اس کے اردگرد چند چھوٹے شہروں میں کمپیوٹر بننے شروع ہوئے جن کے چپس سلیکون سے بنتے ہیں اس لئے اس ویلی کا نام سلیکان ویلی پڑ گیا ہے کمپیوٹر کی صنعت کی وجہ سے دنیا کا امیر ترین علاقہ یہی ہے۔ امریکہ کی 50 سٹیٹس میں سب سے زیادہ آبادی والی کیلیفورنیا سٹیٹ ہے جس کی آبادی نو کروڑ سے بھی تجاوز کر گئی ہے اور مزید یہ خصوصیت کہ اس میں یورپین سے زیادہ افریقن میکسیکن اور ایشین آباد ہیں۔ جن کی اپنی زبانیں جاپانی، چینی، کورین، ویتنامی، سپینش، ہندی، گورمکھی، تامل، فلپائنی، عربی، فارسی، اردو بھی بولی جاتی ہیں اور ان زبانوں میں ان کے اخبار ورسائل بھی نکلتے ہیں۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ 63 ہزار 707 مربع میل ہے اور اس لحاظ سے یہ ملک کی تیسری بڑی سٹیٹ ہے۔ ملک کا سب سے اونچا پہاڑ Whitney 14 ہزار 494 فٹ بلند اسی میں ہے۔ اس میں Yosemite کی آبشاریں بھی امریکہ کی سب سے اونچی آبشاریں ہیں جن کے خوبصورت نظارے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا کا بڑا درخت Redwood 300 فٹ بلند وبالا یہاں موجود ہے اور Pines کے 4000 سال پرانے درخت بھی یہاں ملتے ہیں۔ امریکہ کی سب سے گہری وادی Weath Valley سمندر کی سطح سے 282 فٹ نیچے اسی میں ہے گویا کیلیفورنیا عجائبات کا مجموعہ ہے۔

سپینش لوگ یہاں 1769ء میں پہنچے جن سے اسے Mescieans نے 1821ء ہتھیا لیا اور ان سے لڑائی کے بعد 1848ء میں امریکہ نے قبضہ کر لیا اور جلد ہی 1850 میں USA کی باقاعدہ ریاست بنا لیا گیا۔ مہاجرین نے لاکھوں مقامی لوگوں کو مار مار کر ختم کر دیا ہے اب صرف چند ہزار مخصوص مقامات پر ملتے ہیں۔ 1849ء میں اس کے شمالی پہاڑوں میں سونا دریافت ہوا جس کی خاطر ہزاروں لوگ سان فرانسسکو میں اکٹھے ہو گئے اور مہاجرین نے سونے سے خوب استفادہ کیا جس سے یہ شہر بہت بڑا اور خوبصورت شہر بن گیا۔

اب ان پہاڑوں میں سونا تو ختم ہو گیا ہے تاہم اس کی یاد میں سان فرانسسکو کے دوحصوں کو ملانے کے لئے نہایت شاندار گولڈن گیٹ پل تیار ہوا ہے جس کو دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں سٹیٹ کے جنوب میں لاس اینجلس کا شہر آباد ہے جو آبادی کے لحاظ سے نیویارک کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے یہاں جماعت احمدیہ کی نہایت ہی خوبصورت ''بیت الحمید'' ہے جہاں اس علاقہ کا جلسہ سالانہ پچھلے 17 سال سے ہوتا چلا آیا ہے کیتھولکس نے بھی سمندر کے ساتھ ساتھ 21 مشن بنائے تھے۔ تا اس علاقہ کے لوگوں کو عیسائیت کا بپتسمہ دے سکیں مگر وہ اس میں کماحقہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو 11 جنوری 1990ء کو رویا میں خوشخبری دی جو آپ نے 12 جنوری کے خطبہ جمعہ میں بیت فضل لندن میں دوستوں کو سنائی (یہ رویا 15 فروری 1990ء کے الفضل ربوہ میں شائع شدہ ہے)

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو امریکن لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کی جو بشارتیں دی تھیں ان کی اس رویا کے ذریعہ 100 سال بعد یاددہانی کروائی گئی ہے کہ اس ریاست کیلیفورنیا کے لوگ بکثرت احمدیت میں شامل ہونگے کی داغ بیل امسال یہاں جلسہ سالانہ کے ذریعہ ڈالی گئی ہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے اس علاقہ کے اہم عہدیداروں نے اپنی تقاریر میں یہ اظہار فرمایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تا باہمی تعلقات بڑھیں۔

خصوصی سیشن

جلسہ کے دوسرے دن ہفتہ کی شام کو ایک خصوصی اجلاس ہوا جس کے لئے بہت عمدہ خوبصورت دعوت نامے طبع کروا کر سینکڑوں لوگوں کو بھجوائے گئے یہ اجلاس محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ احمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت کے بعد مکرمی محمد احمد صاحب ناظم تعلقات عامہ نے شامل ہونے والے چیدہ چیدہ مہمانوں کا تعارف کروایا اور چند ایک کو اظہار خیال کی دعوت دی جس پر سان ہوزے شہر کے عمائدین (سفید فام عیسائیوں) نے جماعت احمدیہ کے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور حاضرین کو جو دور دور کی جماعتوں سے آئے ہوئے تھے کو اپنے شہر میں آنے پر خوش آمدید کہا۔ پھر انہیں میں سے ایک نے ہمارے امیر صاحب کا تفصیلی تعارف پیش کر کے انہیں تقریر کی دعوت دی جس پر امیر صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور انہیں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا اور جماعت کے مختلف پروگراموں سے آگاہ کیا جن پر عمل کر کے جماعت انسانیت کی خدمت بجالا رہی ہے اور قیام امن کے لئے کوشاں ہے۔ پھر سب حاضرین جلسہ کو خصوصی ڈنر میں شمولیت کی دعوت دی گئی جہاں آپس میں مل جل کر سب نے کھانا کھایا اور احمدی احباب نے ان مہمانوں کے سوالات کے جوابات فراہم کئے جس سے مہمان حضرات وخواتین مطمئن اور خوش خوش نظر آتے تھے یہ سلسلہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا الحمدللہ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان جلسوں میں پہلی مرتبہ اتنے غیر مذاہب کے مہمانوں کو شامل ہوتے دیکھا اور پھر انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس جلسہ میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی اللہ تعالیٰ ہمیں اس ضرورت کو پورا کرنے کی توفیق دے آمین۔

پہلا دن

26 دسمبر نماز جمعہ سے شروع ہوا جس سے قبل خطبہ جمعہ میں ہمارے علاقہ کے مربی محترم ارشاد احمد صاحب ملہی نے ہمیں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کے بعد جلسہ کا پہلا سیشن محترم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور ان کے تراجم کے بعد محترم امیر صاحب نے الرحمان علم القرآن کی روشنی میں قرآن مجید کی عظمت اور اہمیت بیان فرمائی۔ اس افتتاحی خطاب کے بعد ہمارے Afro American بھائی اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (جو 1980ء کے دہاکے میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں مجھ سے بھی اپنے برٹش ساتھی طاہر سلبی اور افریقن ساتھی بکر عبید کے ہمراہ پڑھتے رہے) نے ''خلافت اور مومنوں کی حالت'' پر بہت پر زور تقریر فرمائی۔ دوسرے مقرر عزیزم امجد خاں صاحب مولانا عبدالمالک خان صاحب کے پوتے تھے جن کی تلاوت کی آواز کو سن کر ان کے دادا جان یاد آ گئے انہوں نے نہایت عمدگی سے چند طریق بیان فرمائے جن پر عمل کر کے احمدی امریکی ماحول میں کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔

آج کی تیسری اور آخری تقریر ہمارے بھائی محبوب عالم علی صاحب کی تھی جس میں انہوں نے ہماری معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کے لئے دینی نسخہ جات بیان فرمائے۔ اس کے بعد نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔ اور کھانے کے لئے احباب کو دعوت دی گئی کھانے کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے کھلے ہال الگ الگ تھے جن میں بڑے آرام سے سب نے کھانا کھایا اور باہمی ملاقاتیں بھی خوب لمبی دیر تک ہوتی رہیں۔ سوائے ان احباب کے جن کو کمیٹی میٹنگوں کے لئے بلایا گیا تھا۔

دوسرا دن

نماز تہجد باجماعت سے پروگرام شروع ہوا جو محترم چوہدری مبشر احمد صاحب کی امامت میں ادا ہوئی پھر درس القرآن برادرم عبدالرقیب ولی صاحب نے دیا جو ہمارے Afro American پرجوش داعی الی اللہ ہیں۔

جلسہ کا دوسرا سیشن ہفتہ کی صبح دس بجے محترم جلال الدین احمد صاحب صدر جماعت لاس اینجلس غربی کی صدارت میں شروع ہوا اسی وقت عورتوں کا الگ اجلاس ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب کی بیگم قانتہ ظفر صاحبہ نے کی اور تلاوت ونظم کے بعد مہمانوں کے لئے استقبالیہ ایڈریس محترمہ ثمر منیر صاحبہ ناظمہ جلسہ مستورات نے پڑھا اور پانچ بہنوں کے علاوہ نو احمدی بہنوں نے بھی بتایا کہ انہیں احمدیت کی نعمت کیسے ملی ہے۔

مردوں کے اجلاس میں پہلی تقریر مکرم آفتاب جمیل صاحب نے اسلام کے اقتصادی نظام پر کی دوسری تقریر میں امریکہ کے سیکرٹری سمعی وبصری ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے MTA کی حسن کارکردگی کا ذکر فرمایا۔ تیسری تقریر ہمارے سفید فام امریکی بھائی رچرڈ رینو صاحب نے ''اس زمانہ میں مامور کی ضرورت'' پر کی۔ چوتھی تقریر ہمارے بھائی M. Ali صاحب کی تھی جس میں انہوں نے ''11 ستمبر کے واقعہ کے بعد ایک احمدی کا کردار'' کیا ہونا چاہئے کے موضوع پر کی۔ دونوں اجلاسوں کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ تھا اور اس کے بعد 4 بجے آج کا دوسرا اجلاس محترم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں پہلی تقریر برادرم رفیع احمد صاحب نے ''دین حق اور عالمی حقوق انسانی'' پر کی پھر ہمارے نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ Afro American بھائی علی مرتضی صاحب نے بتایا کہ دین حق کا پیغام رنگ ونسل سے بالا ہے اس کے معاً بعد نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا ہوئیں اور خصوصی اجلاس محترم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس کا حال آپ پڑھ چکے ہیں کھانے کے بعد واقفین نو کا اجلاس ہوا اور بھی اجلاس تھے اور نمائش دیکھنے کا وقت بھی یہی تھا جس کا انتظام ہمارے انڈونیشین بھائی کماری نے ایک بڑے ہال میں کیا تھا۔ احمدیت کی تعلیمات پر شاندار اقتباسات مع فوٹوز کے لکڑی کے Penals بنا کر لگائے گئے تھے چند Stands پر رنگین تصویری

چارٹس بھی لگائے ہوئے تھے کہ ''قرآنی پیشگوئیاں ہمارے زمانہ میں کس طرح پوری ہو رہی ہیں۔

تیسرا دن

یہ دن بھی نماز تہجد باجماعت سے شروع ہوا جو مکرم ملک منیر احمد صاحب نے پڑھائی اور درس القرآن بھی دیا جلسہ کا آخری اجلاس اتوار صبح دس بجے محترم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا اور ''شادی کی کامیابی کے راز'' محترم مولانا ارشاد ملہی صاحب نے بتائے۔ مکرم ڈاکٹر کلیم صاحب نے ''شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں'' کے نقصانات گنوائے اور اس بارہ میں دینی تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ تیسری تقریر کیلیفورنیا کے دوسرے مربی مکرم مولانا انعام الحق صاحب کوثر نے ''ذکر حبیب'' پر فرمائی اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔

آخر میں سلیکون ویلی جماعت کے صدر مکرم وسیم ملک صاحب جو جلسہ کے ناظم اعلیٰ بھی تھے نے جلسہ کو کامیاب بنانے والے مختلف دوستوں کے نام لے کر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی نیز حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں اس جماعت سے تعلق رکھنے والے امسال وفات پانے والوں کے نام بھی سنائے اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ محترم امیر صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں جماعت احمدیہ سلیکون ویلی کی ہمت کی داد دی جنہوں نے پہلی مرتبہ اس جلسہ کا انتظام کیا جو انتہائی کامیاب رہا۔ اجتماعی دعا پر جلسہ تمام ہوا اور نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد سب حاضرین کو کھانے کی دعوت دی گئی جہاں دوستوں نے ایک دوسرے کو کامیاب جلسہ کی مبارکبادیں بھی دیں اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے الفاظ میں ایک عظیم روحانی غسل سے فیضیاب ہو کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوتے گئے اور جلسہ کے منتظمین نے اپنے اپنے کاموں کو سمیٹنا شروع کر دیا اور رات گئے تک سکول کے سارے ہالوں کو خالی کر دیا گیا تھا۔ تا اگلے دن سکول کی انتظامیہ کو کوئی دقت نہ ہو۔

جلسہ کے ناظم رجسٹریشن مکرم قریشی سمیع صاحب نے بتایا کہ جلسہ کی حاضری 860 تک پہنچ گئی تھی جو اس علاقہ کی چند جماعتوں کے لحاظ سے بہت حوصلہ افزا رہی پھر اس میں یہ خوبی بھی تھی کہ جو دوست صبح آتے تھے وہ سارا دن اجلاس سننے کے بعد رات کو ہی اپنی قیام گاہوں پر جاتے تھے جن کا انتظام مکرم آفتاب جمیل صاحب نے کر رکھا تھا مردوں کے علاوہ عورتوں کے ہاں بھی کتب کے خوبصورت سٹال لگے ہوئے تھے مختلف مقامات سے کتب منگوانے میں برادرم افتخار احمد صاحب نے خوب دلچسپی لی اور احباب و خواتین نے کتب خرید کر ان کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی اور مزید کی طلب نوٹ کروائی۔ سب سے مشکل کام سمعی بصری والوں کا تھا جنہیں کئی راتیں لگا کر تیاری کرنی پڑی۔ تا جلسہ گاہ مردانہ سے آواز عورتوں کے علاوہ سارے امریکہ اور کینیڈا کے ناظرین کو MTA کے ذریعہ Live سارا جلسہ سنایا جا سکے الحمد للہ مختلف مقامات سے فون کے ذریعہ خوشکن رپورٹیں ملتی رہیں اور اس کے لئے کام کرنے والے عرفان بھائی اور ساجد بھائی اور ان کے معاونین کو خوب دعائیں ملتی رہیں۔ افسر جلسہ سالانہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے وقار عمل کر کے انتظامات کو بخیر و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچایا جلسہ سے ایک ہفتہ قبل تو عاجز نے بھی وقار عمل میں شامل ہو کر ان کے معاونین کے شاندار کام کو دیکھا کھانے کے انتظام اور تقسیم میں ہمارے سیکرٹری ضیافت مکرم نفیس علی جوہر صاحب نے مع ٹیم بہت اچھا کام کیا اور کوئی شکایت پیدا نہیں ہونے دی اور ناظم ٹرانسپورٹ کو تو دن رات ایک کرنا پڑا اور ہر وقت کوئی نہ کوئی فلائٹ ہمارے مہمانوں کو لے کر آ رہی ہوتی تھی اسی طرح روانگی کے وقت بھی خوب مصروفیت رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 اپریل 2004ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36364 میں نسرین یوسف زوجہ چوہدری محمد یوسف بجہ پیشہ خانہ داری عمر...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/47000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسرین یوسف زوجہ چوہدری محمد یوسف بجہ طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال جاوید ولد محمد اشرف جاوید طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر 36365 میں چوہدری ندیم احمد طاہر ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم ہنجرا جٹ پیشہ واقف زندگی عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع عثمان گنج حافظ آباد رقبہ 5 مرلے کا 1/3 حصہ مالیتی اندازاً -/250000 روپے۔ نقد رقم -/51000 روپے۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4140 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری ندیم احمد طاہر ولد ڈاکٹر بشیر احمد کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالشکور ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف الحق ولد محرم دین کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 36366 میں عائشہ صدف ندیم زوجہ چوہدری ندیم احمد طاہر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 48-144 گرام مالیتی -/88950 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ صدف ندیم زوجہ چوہدری ندیم احمد طاہر کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالشکور ولد چوہدری عبدالعزیز کوارٹرز تحریک ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف الحق ولد محرم دین کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 36367 میں امتہ الحئی اقبال زوجہ محمد محمود اقبال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے دس تولے مالیتی -/76000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحئی اقبال زوجہ محمد محمود اقبال کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد محمود اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک جمیل الرحمٰن رفیق وصیت نمبر 14017

مسل نمبر 36368 میں نبیلہ صدف اقبال بنت محمد محمود اقبال قوم کشمیری پیشہ ڈاکٹری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت ہاؤس جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نبیلہ صدف اقبال بنت محمد محمود اقبال کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد محمود اقبال والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک جمیل الرحمٰن رفیق وصیت نمبر 14017

مسل نمبر 36369 میں مدثر احمد خالق ولد مظفر احمد قوم رندھاوا جٹ پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ عمر 20 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

-/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد خالق ولد مظفر احمد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفاقت احمد باجوہ وصیت نمبر 32492 گواہ شد نمبر 2 ظہور احمد ولد رحیم بخش کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36370 میں حافظ ناصر احمد ولد میاں روشن دین صاحب قوم راجپوت پیشہ انسپکٹر بیت المال آمد عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان واقع دارالصدر شرقی ب ربوہ مالیتی -/600000 روپے کا شرقی حصہ۔ موٹر سائیکل مالیتی -/20000 روپے۔ چائنہ سائیکل مالیتی -/3000 روپے۔ بینک میں جمع رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3100 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ ناصر احمد ولد میاں روشن دین دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ولد غلام حیدر دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد ولد محمد یوسف دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 36372 میں رخسانہ نصیر بنت نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخسانہ نصیر بنت نصیر احمد دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر 6363 گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد جاوید ولد بشیر احمد سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ

مسل نمبر 36375 میں چوہدری محمد صدیق ولد ٹھیکیدار عبدالخالق صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5800 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد صدیق ولد ٹھیکیدار عبدالحق صاحب کوارٹرز ایوان محمود ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق ناصر وصیت نمبر 33408 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد قمر وصیت نمبر 28486

مسل نمبر 36376 میں احمد طاہر ولد چوہدری محمد صدیق قوم بھٹی پیشہ کارکن خدام الاحمدیہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3320 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد طاہر ولد چوہدری محمد صدیق ایوان محمود ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد قمر وصیت نمبر 28486 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد مبشر ولد نصیر شاہد بھٹی کوارٹرز تحریک ربوہ

ضرورت سٹاف

☆ ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر (D.H.M.S)

☆ ایک کارکن تعلیم کم از کم میٹرک

عمر 25 تا 50 سال صدر صاحب محلہ / جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد رابطہ کریں۔

عزیز ہومیو پیتھک ... ربوہ

فون: 212399

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ مکرمہ خالدہ کریم صاحبہ مرزا زوجہ مکرم پروفیسر مرزا محمد کریم صاحب سابق صدر حلقہ G.9/1 اڑھائی سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 4 مئی 2004ء بروز منگل بعمر 61 سال اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ رات 8:30 بجے ان کے گھر میں خاکسار نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مرحومہ دعا گو، تہجد گزار اور نمازوں کی پابند خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ضلعی مجلس عاملہ میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری خدمت خلق اور اصلاح وارشاد کے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگواران میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر سعدیہ کامران صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر طاہر کامران صاحب آف لاہور مکرمہ فریحہ کریم صاحبہ، مکرمہ اسماء کریم صاحبہ مرزا اسلام آباد۔ اور مکرم مرزا عمران احسن آف آسٹریلیا۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ کوثر مجید صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد صاحب زعیم انصاراللہ ساہیوال لکھتی ہیں کہ میری بڑی ہمشیرہ مکرمہ امتہ المنان صاحبہ اہلیہ مکرم ملک حمید احمد صاحب (ریٹائرڈ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ملتان) مورخہ 15 نومبر 2003ء کو وفات پاگئی تھیں۔ 16 نومبر کو بعد نماز ظہر مربی صاحب ساہیوال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر نے دعا کرائی۔ آپ مکرم ملک محمد دین صاحب اسیر راہ مولا ساہیوال کی بڑی صاحبزادی تھیں اور قاضی رشید احمد صاحب ساہیوال کی بڑی بہو تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام ملنے اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے بیت المحمود واہ کینٹ میں مورخہ 7 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن ملک کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فریحہ گل خالد صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد خالد صاحب آف واہ کینٹ مبلغ 75 ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ مکرمہ فریحہ صاحبہ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ کیولری گراؤنڈ لاہور لکھتی ہیں میری والدہ مکرمہ صغیرہ شائقہ صاحبہ زوجہ مکرم عبدالباری خاں صاحب کاٹھگوھی مرحوم 26۔ اپریل 2004ء بروز سوموار C.M.H ہسپتال میں بعمر 74 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ شیخ نیاز الدین عباسی صاحب (مرحوم) کی دختر مکرم شیخ عمر دین صاحب رفیق ہوشیار پوری کی نواسی، حکیم میاں عزیز الدین صاحب کی پوتی اور مکرم ایوب اعظم صاحب مرحوم آف واہ کینٹ کی بہن تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ طفیل روڈ لاہور نے طفیل روڈ لاہور کینٹ میں 27۔ اپریل 2004ء کو پڑھایا۔ ان کی تدفین نماز جنازہ کے بعد ہانڈو گجر میں عمل میں آئی۔ مرحومہ نیک، متقی، ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ یادگار میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے گزارش ہے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:57
غروب آفتاب	7:02
وقت عشاء	8:37

اعلان دارالقضاء

(مکرم پیر فارس احمد صاحب بابت ترکہ مکرم پیر سلطان احمد صاحب)

مکرم پیر فارس احمد صاحب ساکن اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم پیر سلطان احمد صاحب ابن مکرم پیر مظہر الحق صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 17/16 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے بھائی مکرم پیر منور احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم شاہ الیس احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم پیر فارس احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عثمان احمد منصور صاحب (بیٹا)
(5) مکرم مبشر احمد لقمان صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ منصورہ اکبر صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ نادیہ سلطان صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ ریحانہ محمود صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ صائمہ عندلیب اکرم صاحبہ (بیٹی)
(10) محترمہ ناہید نصیر صاحبہ (بیٹی)
(11) محترمہ نائلہ ظفر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس دن کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ سے اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ محمد احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ)

مکرم شیخ محمد احمد صاحب ساکن مکان نمبر B-10/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر 10/42 دارالرحمت (فیکٹری ایریا) رقبہ دس مرلہ میں سے ان کا حصہ 5 مرلہ ہے۔ خاکسار ان کا واحد وارث ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید لکھتے ہیں۔ مکرم میجر محمد عبدالسمیع صاحب (تمغہ امتیاز ملٹری) ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم مورخہ 6 مئی 2004ء صبح 3:35 بجے 76 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے عزیزوں میں سے تھے۔ مرحوم نے پاکستان آرمی میں بڑی باوقار اور اعزازی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم بڑی سادہ اور منکسر المزاج طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم نے تین بیٹے مکرم ہارون الرشید صاحب، مکرم ثاقب سمیع صاحب اور مکرم مامون الرشید صاحب جو امریکہ میں مقیم ہیں اور دو بیٹیاں مکرمہ ناہید احمد صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل مرزا نصیر احمد صاحب اور مکرمہ تنویر افتخار صاحبہ اہلیہ لیفٹیننٹ کرنل افتخار اسلم صاحب یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کا بڑا بیٹا مکرم ملک خبیب احمد خان جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ شازیہ جمیل صاحبہ زوجہ مکرم شیخ جمیل احمد صاحب ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ سے ربوہ شفٹ ہو چکی ہیں۔ ان کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ موصوفہ دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔ بصورت دیگر ان کی وصیت پر زد پڑ سکتی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بازیافتہ سائیکل

احاطہ بیت المبارک ربوہ میں دو عدد سائیکل کچھ عرصہ سے پڑے ہوئے ملے ہیں۔ ان کا کوئی دعویٰ دار نہیں جن صاحب کے ہوں نشانی بتا کر دفتر نظارت امور عامہ سے وصول کر لیں۔ (نظارت امور عامہ)

بقیہ صفحہ 1

کلاس میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 270 مجالس کے 948 طلباء شریک ہوئے تھے جملہ طلباء نے نظم وضبط اور دلچسپی سے پروگرامز میں حصہ لیا۔ مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے بعدہٗ آپ نے اپنے خطاب میں طلباء کو صحبت صالحین اختیار کرنے۔ خلافت سے گہری وابستگی قرآن، حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود اور ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اس تقریب اور سالانہ تربیتی کلاس کا اختتام ہوا۔

پروف ریڈر کی ضرورت

ادارہ الفضل کو ایک پروف ریڈر کی ضرورت ہے۔ قابلیت کم از کم بی اے/بی ایس سی ہو اور کمپیوٹر اور عربی زبان سے ابتدائی واقفیت بھی ہونا ضروری ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ رابطہ کریں۔

فون نمبر: 04524-213029

(مینیجر الفضل)

گلشن احمد نرسری سے فائدہ اٹھائیں

پلاسٹک کے خوبصورت گملے، مختلف رنگ اور سائز میں دستیاب ہیں۔ پھلدار پودے آم، چیکو، لیموں وغیرہ پھولدار پودے، نکوما، گلہڑ، چاندنا، چاندنی وغیرہ سایہ دار پودے السٹونیا، مولسری اور بکائن وغیرہ پودوں کے لئے کھاد یوریا، ہوم گارڈن، بائیو آب وغیرہ خرید فرماویں۔ پودوں پر سپرے کروانے اور گھاس کٹائی کروانے کا انتظام بھی موجود ہے۔ خوبصورت لان تیار کروانے اور گھاس لگوانے کا انتظام بھی ہے۔

(انچارج گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
Ph;04524-212434 Fax:213966

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست ایڈسیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

سی پی ایل نمبر 29

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road
KARACHI

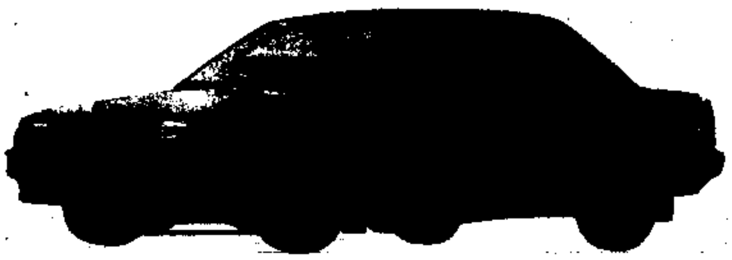

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-7724606
7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3